صرف دو شعر پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

؎ "تابِ جمال لا نہ سکا میں گناہ گار | مجھ کو تو دن میں تارے نظر آکے رہ گئے
گناہوں کی سیاہی دھل رہی ہے | سرشکِ چشمِ تر ہے اور میں ہوں

ذکرِ دار و رسن: عاطر ہاشمی۔ ناشر: احساس پبلی کیشنز۔ ۱۵ انار کلی لاہور۔ صفحات: ۹۶
قیمت: -/۱۲ روپیہ۔

عاطر ہاشمی کو کون نہیں جانتا۔ ان کے فن کا ایک سِرا "خبر" ہے، دوسرا "نظر"۔ ان کے سامنے ہونے والے واقعات کی جو لہریں گذر رہی ہیں۔ ان کے "تاریخ" کا جزو بننے سے پہلے ان کا عکس عاطر ہاشمی نے اپنی شاعری کے شیشے میں اُتار لیا۔ وہ "دار و رسن" والے شاعر ہیں۔ انھوں نے سیاسی طوفانوں کے تھپیڑے کھاتے ہوئے کچھ موتی اُچھالے ہیں۔ کچھ خزف ریزے، کچھ پانی کے چھینٹے، کچھ جھاگ کے گالے۔ وقت وقت کے حوادث کے تھپیڑے کھانے والے شاعر کو جو حقائق بیان کرنے ہوتے ہیں وہ اسی طرح مرکب صورت میں ہوتے ہیں۔

عنوانات میں سے چند عرض ہیں، ان سے اندازہ کیجیے کہ شاعری کی جولانگاہ کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔ "میرے قائد نے کہا"۔ "ناکام مجاشانی"۔ "ویت نام زندہ باد"۔ "چٹان کی ضبطی پر"۔ "حمید نظامی" "ملک غلام جیلانی سے"۔ "چاول ہے کہ سونا ہے"۔ "واپڈا کی نظر"۔ "اعرابِ فلسطین سے"۔ "اتحادِ عالمِ اسلام" وغیرہ وغیرہ۔

بدقسمتی سے اس مجموعے کا طباعتی معیار کمزور ہے۔ آخر میں ایک شعر ؎

اس سے آگے اے غمِ دوراں! احساسِ بیداری ہے
دیوانے تو دار تک آئے، فرزانوں کی باری ہے